www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر احمد عیسیٰ المَعْصَراوي ☆
ترجمہ و انتخاب: عمران حیدر ☆☆

اَحادیث مبارکہ میں وارد شدہ قراءات......ایک جائزہ

اللہ کی ہدایت، جو اُس نے اپنے بندوں کو رسول اللہ ﷺ کے ذریعے بھیجی ہے، دو صورتوں میں اُمت کو ملی ہے۔ اس ہدایت کا ایک پہلو تو اللہ تعالیٰ کی کلام کے الفاظ کی صورت میں موجود ہے، جبکہ دوسرا پہلو مرادِ الٰہی اور سنت رسولؐ کی شکل میں محفوظ ہے۔ اللہ کا یہ درس ہم تک بذریعہ روایت وخبر پہنچا ہے اور دونوں کے استناد کے لیے ایک دوسرے کی تائید سے قطع نظر تحقیق راویت کے مسلمہ ضابطوں کی روشنی میں جو شے ثابت ہو جائے اسے بطورِ دین قبول کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اس کے باوجود اِضافی طور پر ہادیٔ برحق نے سنت (وحی خفی) کے ثبوت کے دلائل قرآن (وحی جلی) میں اور قرآن بشمول قراءات (وحی جلی) کے ثبوت کے دلائل سنت (وحی خفی) میں متنوع ومتفرق طور پر بیان کردیئے ہیں۔ وہ لوگ جو حدیث سبعہ اَحرف کے ثبوت ومفہوم میں تشکیک وانکار کا ذہن رکھتے ہیں، زیر نظر مضمون ایسے لوگوں کے لیے ان شاء اللہ ہدایت کا باعث ہوگا، کیونکہ اس میں حدیث سبعہ اَحرف سے قطع نظر حدیث وسنت کی روشنی میں متنوع نصوص سے ثبوتِ قراءات کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں فاضل مترجم نے ڈاکٹر احمد عیسیٰ المعصراوی ﷾ کی کتاب القراء ات الواردة في السنة کی کل ۱۹۶ روایات میں سے ان ۲۶ منتخب اَحادیث کا ترجمہ پیش کیا ہے، جن میں برصغیر پاک وہند میں مروج روایت حفص سے قراءات کا فرق موجود ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ۴ روایات کا دیگر مصادر سے اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ ادارہ مکمل کتاب کو عنقریب شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اللہ حق قبول کرنے کی توفیق بخشے اور انکارِ قرآن کی جرأت سے محفوظ رکھے۔ آمین [ادارہ]

کتاب اللہ اور سنت رسولؐ کے درمیان ایک گہرا تعلق ہے اور یہ تعلق کئی اقسام پر مشتمل ہے۔ انہی میں سے سنت کا ایک تعلق قرآن اور قراءات قرآنیہ سے بھی ہے، چاہے وہ اَدائیگی کے لحاظ سے ہو، آدابِ تلاوت کے لحاظ سے ہو یا قراءات کی تعلیم وتعلّم کے لحاظ سے ہو۔ اس کی کتب احادیث میں بہت سی مثالیں موجود ہیں، جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

① مسند احمد میں ایسی بہت سی اَحادیث موجود ہیں جن کا تعلق قراءات سے ہے۔ ان احادیث میں سے یہاں اختصار کی غرض سے صرف ایک مثال پیش کی جاتی ہے:

حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ﴾ [المائدۃ:۴۵] میں لفظ 'النفس 'کو منصوب اور 'العین 'کو مرفوع پڑھا۔

② امام بخاری ؒ نے بھی اپنی الجامع الصحیح میں بہت سی قراءات کا ذکر کیا ہے، جن میں سے ایک حدیث

☆ شیخ عموم القراء والمقاری المصریة، أستاذ الحدیث والفقه بجامعة الأزهر

☆☆ فاضل كلّية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ ورکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’کتاب التفسیر‘[فتح الباري:۱۵۵/۸،۷۴۱] اور ’کتاب فضائل القرآن‘[فتح الباري :۹/۴۳۔۱۰۳] میں اس طرح سے مذکور ہے کہ اِمام بخاری رحمہ اللہ اپنی سند سے حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم میں سے کون حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قراءت پڑھتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم سب ہی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قراءت پڑھتے ہیں، تو پھر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم میں سے سب سے زیادہ کس کو یاد ہے؟ تو انہوں نے حضرت علقمہ رحمہ اللہ کی طرف اشارہ کیا تو آپ نے ان سے کہا کہ آپ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو سورہ ﴿وَاللَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰى﴾ [اللیل:۱] کیسے پڑھتے ہوئے سنا ہے تو حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے جواب دیا: ﴿وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰى، وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى، وَالذَّكَرِ وَالۡاُنۡثٰىۤ﴾ [اللیل:۱۔۳]تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ’’میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی پڑھتے ہوئے سنا ہے اور لوگ مجھ سے یہ چاہتے ہیں کہ میں﴿وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالۡاُنۡثٰىۤ﴾[اللیل:۳] پڑھوں، لیکن اللہ کی قسم میں ان کی بات نہیں مانوں گا۔

③ امام مسلم رحمہ اللہ نے بھی بہت سی قراءات اپنی کتاب صحیح مسلم میں نقل کی ہیں، جن پر امام نووی رحمہ اللہ نے مندرجہ ذیل ابواب قائم کئے ہیں۔

”باب فضائل القرآن وما يتعلق به“

”باب الأمر بتعهد القرآن و كراهة قول” نسيت آية كذا “ وجواز قول” أنسيتها “

”باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن“

”باب نزول السكينة لقراء ة القرآن“

”باب بيان أن القرآن على سبعة أحرف و بيان معناه“

”باب ترتيل القراء ة واجتناب الهذ“

”باب مايتعلق بالقراء ات“

ان ابواب میں واردشدہ روایات میں سے ایک روایت یوں ہے، جوکہ امام مسلمؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ﴿فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ﴾[القمر:۱۵]کودال کے ساتھ پڑھتے تھے۔

④ امام ابوداؤد رحمہ اللہ اپنی سنن میں تقریباً چالیس احادیث قراءات سے متعلقہ لائے ہیں، جن میں سے ایک حدیث یوں ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ﴿اِنِّىۡۤ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الۡقُوَّةِ الۡمَتِيۡنِ﴾ [الذاریات:۵۸] پڑھایا ہے۔

⑤ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں قراءات سے متعلق تقریباً گیارہ ابواب اور۲۳/احادیث نقل کی ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک آیت کرکے پڑھتے تھے، جیسے ﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴾، پھر رکتے اور پڑھتے: ﴿الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾ پھر رکتے اور پڑھتے: ﴿مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ﴾

مذکورہ احادیث سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مختلف کتب احادیث میں قراءات سے متعلقہ مذکورہ احادیث مندرجہ ذیل اقسام پر مبنی ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❶ یا تو وہ نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب ہیں یا کسی صحابی کی طرف۔
❷ ان اَحادیث میں کچھ صحیح اور کچھ صحت کے لحاظ سے کمزور ہیں۔
❸ کتب اَحادیث میں مذکور اَحادیث سند کے اعتبار سے تو صحیح ہیں، لیکن رسم عثمانی کے مخالف ہیں۔
❹ ان میں سے کچھ قراء ات متواترہ بھی ہیں۔
❺ بہت ساری اَحادیث تو آداب تلاوت سے تعلق رکھتی ہیں اور کچھ رسم اور کلمات قرآنیہ کے اختلاف کی ادائیگی سے اور کچھ قرآن اور قراء ات کے آپس کے تعلق کے بارے میں ہیں۔
❻ یہ کتب سنن ان قراء ات کی توجیہہ وغیرہ سے خالی ہیں، کیونکہ ان میں تو صرف اَحادیث کو جمع کرنا مقصود ہوتا ہے۔ان کتب سنن میں مذکور قراء ات کو قبول یا ردّ کرنے کی بنیادی تین شرائط ہیں جن کو امام ابن جزری نے اپنی کتاب طیبة النشر (نظم) میں ذکر کیا ہے۔

فکل ما وافق وجه نحو وکان للرسم احتمالا یحوی
وصح إسناد هو القرآن فهذه الثلاثة الارکان
وحیثما یختل رکن أثبت شذوذه لو أنه فی السبعة

’’پس ہر وہ قراء ت جو کسی نحوی وجہ کے موافق ہو اور رسم عثمانی کے بھی موافق ہو چاہے احتمالاً ہو اور اس کی سند صحیح ہو تو وہ قرآن ہے یہ بنیادی تین شرائط ہیں اور جب بھی ان میں سے ایک شرط بھی زائل ہو جائے گی تو وہ قراء ت شاذ ہے اگرچہ قراء ات سبعہ میں سے ہی کیوں نہ ہو۔‘‘

مذکورہ اشعار میں امام ابن جزری رحمہ اللہ نے ان تین شرائط کا ذکر کیا ہے، جن کو اُمت سے تلقی بالقبول حاصل ہے، وہ یہ ہیں:

① متصل السند ہو۔
② رسم عثمانی کے موافق ہو اگرچہ احتمالاً ہی ہو۔
③ نحوی وجوہ میں سے کسی ایک وجہ کے موافق ہو۔

یہ تین شرائط قراء ات عشرہ میں کامل و اکمل طور پر پائی جاتی ہیں، چنانچہ علامہ صفاقسی رحمہ اللہ غیث النفع میں فرماتے ہیں کہ ’’شاذ وہ ہے جو متواتر نہ ہو اور آج کے دور میں قراء ات عشرہ کے علاوہ تمام قراء ات شاذ ہیں۔‘‘

علامہ ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’ہمارے زمانے میں جن قراء ات میں یہ تینوں شرطیں پائی جاتی ہیں، وہ قراء ات عشرہ ہیں، جن کو پوری امت سے تلقی بالقبول حاصل ہے اور ان قراء ات عشرہ کو روایت کرنے والے دس امام ابوجعفر، نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، یعقوب، ابن عامر، عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر ہیں۔‘‘ [منجد المقرئین: ص۱۶]

الدکتور سامی عبدالفتاح ہلال اپنی کتاب ”محاضرات فی القراء ات الشاذة“ کے صفحہ ۳ اور ۴ میں یوں رقم طراز ہیں:

’’صدر اوّل سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب تک کوئی قراء ۃ نقل تواتر سے ثابت نہیں ہو جاتی اس وقت تک نہ تو اسے مصحف میں لکھا جا سکتا ہے اور نہ ہی بطور قرآن اس کی تلاوت کرنا جائز ہے۔‘‘

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل تواتر کا معنی یہ ہے کہ اس قراءت کواتنی زیادہ تعداد روایت کرے کہ جس سے علم یقینی حاصل ہوجائے اور اسی اصول کے پیش نظر صحابہ کرامؓ نے صرف وہی قراءۃ مصحف میں لکھی تھی۔ جس میں یہ شرط بدرجہ اتم موجود تھی۔ اس بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ کتب اَحادیث میں ایسے بہت سارے صحابہ کرامؓ کے نام ملتے ہیں جنہوں نے قرآن کریم کو نبیﷺ کی زندگی میں ہی حفظ کرلیا تھا جن میں مہاجرین صحابہ کرامؓ میں سے: سیدنا ابوبکرصدیق، سیدنا عمر، سیدنا عثمان غنی، سیدنا علی، سیدنا طلحہ بن عبیداللہ، سیدنا سعد بن ابی وقاص، سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا حذیفہ بن یمان، سیدنا سالم مولی ابی حذیفہ، سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا ابوہریرہ، سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا عمرو بن العاص، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص، سیدنا عائشہ صدیقہ، حفصہ، خدیجہ اور اُم سلمہ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن میں سے قابل ذکر ہیں اور انصار میں سے سیدنا ابی بن کعب، معاذ بن جبل، سیدنا زید بن ثابت، سیدنا ابوالدرداء، سیدنا انس بن مالک اور سیدنا مجمع بن حارثہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کے نام ہیں۔ اس بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ بئر معونہ کی لڑائی میں مسلمانوں کے تقریباً ۷۰ کے قریب حفاظ کرام شہید ہوگئے تھے۔

نبی کریمﷺ کی وفات کے بعد حفاظ کرام کی تعداد میں معتد بہ اضافہ ہوگیا تھا اور وہ لوگ مختلف مفتوح اِسلامی ممالک میں پھیل گئے تھے اور انہوں نے مختلف جگہوں پر تعلیم وتعلم کا سلسلہ شروع کرلیا تھا جن میں عبداللہ بن مسعود، اُبی بن کعب، ابوموسیٰ الاشعری، زید بن ثابت مشہور ہیں۔ رضی اللہ عنہم ان قراء کرام کا فیض اتنا زیادہ ہوگیا تھا کہ ان کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں سے تجاوز کرگئی تھی۔ [إبراز المعانی:۴،۳، النشر:۶/۱]

یہ تمام وہ لوگ ہیں جو ایک راوی کی قراءۃ کو قبول نہیں کرتے تھے، جیسا کہ مصحف لکھواتے وقت آیت رجم میں اختلاف ہوگیا تھا تو اس میں نقل تواتر نہ ہونے کی وجہ سے اسے مصحف میں نہیں لکھا گیا۔ [فتح الباري:۱۲/۱۴۳] اور اس کی تصدیق مصاحف عثمانیہ کو دیکھ کر کی جاسکتی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے صرف اسی قراءۃ کو مصاحف میں لکھا تھا جو عرضۂ اخیرہ میں ثابت رہی اور نبی کریمﷺ نے جبریل علیہ السلام سے اسے پڑھا اور پھر اسی طرح صحابہ کرامؓ کو پڑھایا اور اس پر جمہور صحابہ کا اتفاق بھی تھا۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ قرآن صرف اور صرف تواتر سے ثابت ہوتا ہے اور یہ تواتر صرف قراءات عشرہ میں موجود ہے، جو قراءات ان کے علاوہ ہیں وہ شاذ ہیں، ان پر قرآن کا حکم نہیں لگایا جاسکتا اور نہ ہی اس کی تلاوت نماز میں جائز ہے۔ اس لیے وہ قراءات جو احادیث میں آئی ہیں، ان میں اگر اتصال سند اور تواتر کی شرط پائی جاتی ہیں تو اسے قبول کرلیا جائے گا، ورنہ ردّ کردیا جائے گا، اگرچہ وہ ثقہ، عادل، امام، حجت ہی کیوں نہ ہو اور وہ قراءۃ مصاحف عثمانیہ کے بھی موافق ہو اور نحوی وجہ کے موافق بھی ہو۔ یہ کوئی نئی اصطلاح نہیں ہے، بلکہ نبی کریمﷺ کے زمانے سے لے کر آج تک کے محقق علماء کا اس بات پر اتفاق ہے۔

اب ذیل میں ہم کتب احادیث میں واردوہ قراءات، جو ثبوت قرآن کے ضابطہ پر ثابت شدہ ہوں، کو نقل کرتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ ان کا مخرج اور قراء عشرہ میں وہ قراءات کس امام کی ہے کی توضیح بھی کریں گے۔

سورۃ الفاتحۃ

① عن أم سلمة قالت: كان رسول الله ﷺ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ يَقُوْلُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ ثُمَّ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقِفُ ، ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ، ثُمَّ يَقِفُ ، ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ [الفاتحة:۱،۲،۳]

''اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر قراءت کیا کرتے تھے۔آپ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ کہتے پھر ٹھہر جاتے ، ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کہتے پھر ٹھہر جاتے اور ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

تخريج الحديث: مسند احمد [۳۰۶/۲]، سنن ابوداؤد [۲۹۴/۴، ۴۰۰۱]، سنن ترمذی [۱۷۰۱۵] کتاب القراءات ،باب فی فاتحة الکتاب [۲۹۲۷]، الشمائل [۳۱۷]، مصنف ابن ابی شیبہ [۵۲۱/۲۔۵۲۰]، سنن دارقطنی [۳۰۷/۱] کتاب الصلاة، باب وجوب قراءة بسملة فی الصلاة [۲۱]، الحاکم [۲۳۲/۱]، الطّحاوی فی شرح معانی الاثار [۱۹۹/۱]، معجم الکبیر از طبرانی [۲۳/رقم ۶۰۳]، مسند ابویعلی [۶۲۰]، صحیح ابن خزیمہ [۴۹۳]، سنن الکبری للبیْھقی [۴۴/۲] خطیب [۳۶۷/۹] ان تمام لوگوں نے ابن جریج عن ابی ملیکہ عن اُم سلمہ کی سند سے بیان کیا ہے جبکہ امام احمد، امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے یحییٰ بن سعید الاموی عن ابن جريج عن عبد الله بن أبی مليكة، عن ام سلمہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کی قراءت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا : آپ ایک ایک آیت کر کے تلاوت کیا کرتے تھے۔ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ یہاں پر امام ترمذی رحمہ اللہ نے لیث کی ابن جریج سے مخالفت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ڈاکٹر احمد عیسیٰ المعصراوی فرماتے ہیں کہ ابن جریج کی اس حدیث کی نافع بن عمر الجمحی نے متابعت کی ہے، جسے امام احمد رحمہ اللہ [۲۸۸/۶] نے عن وكيع ، عن نافع بن عمر ، عن ابن أبی مليكة عن بعض أزواج النبی ﷺ کے واسطے سے بیان کیا ہے اور امام طحاوی رحمہ اللہ نے عمر بن حفص بن غياث عن أبيه ، عن أبی جريج عن أبی مليكة عن أم سلمة کی سند سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ گھر میں نماز پڑھا کرتے تھے۔آپ تلاوت اس طرح فرماتے: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ اس طرح مکمل سورت بیان کی، جب کہ ابن خزیمہ رحمہ اللہ، دارقطنی رحمہ اللہ، حاکم رحمہ اللہ اور بیہقی رحمہ اللہ نے عمر بن ہارون البلخی عن ابن جریج کی سند سے ان الفاظ کو بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں قراءت کی اور ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کو ایک آیت شمار کیا، ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ کو دوسری ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کو تیسری، ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ کو چوتھی۔ راوی کہتا ہے: اسی طرح ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ کو پانچویں آیت شمار کیا اور پانچوں انگلیوں کو جمع کر دیا۔

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''عمر بن ہارون اس طریقے میں اصل ہیں اور دونوں (احمد اور طحاوی) نے انہیں بیان نہیں کیا، جبکہ میں نے اسے شاہد کے طور پر روایت کیا ہے۔امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کا تعاقب کرتے ہوئے کہا کہ علما کا اس کے ضعف پر اجماع ہے اور ابن جریج سے اس کے جو توابع بیان ہوئے ہیں، انہوں نے اس خرابی سے براءت کا اظہار کیا ہے۔''

حاکم، دارقطنی ، ابن خزیمہ اور ذہبی نے اسے صحیح کہا ہے۔

قراءات

یہ متواتر قراءت ہے۔ نافع مدنی، ابن کثیر مکی، ابوعمرو بن العلاء، ابن عامر دمشقی، حمزہ بن حبیب زیات اور ابوجعفر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدنی نے اسی طرح پڑھا ہے۔ اس قراءات کی ابوعبید سے یہ توجیہ بیان کی گئی ہے کہ ہر مَلِكِ مالك ہے لیکن ہر مالك مَلِكِ نہیں ہوتا، کیونکہ ایک آدمی بعض اوقات گھر، کپڑے وغیرہ کا مالک ہوتا ہے وہ مالک ہے۔ اسے ملك نہیں کہہ سکتے۔ ابوعمرو کہا کرتے تھے، مِلك مالك کو جمع کرلیتا ہے اور مالك مِلك کو جمع نہیں کرتا۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ تعریف کرنے میں مُلك میں مِلك کی نسبت زیادہ مبالغہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر اپنے لیے اس وصف کو یوں بیان فرمایا ہے: ﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾ [غافر:۶۰] اللہ تعالیٰ نے مُلك کے ساتھ اپنی تعریف کی اور قیامت کے دن وہ اکیلا ہی اس وصف سے متصف ہوگا اور اللہ ہی غیر کی نسبت اس تعریف کا زیادہ حقدار ہے۔ الملك یہ اسم ملک سے ہے نا کہ مالك سے اگر یہ لفظ مالك سے ہوتا تو (لمن المُلك) میم کی زیر کے ساتھ کہا جاتا۔ مَلِك کا مصدر مُلك ہے۔ کہا جاتا ہے: (هذا مَلِك صحيح المُلك) یہ بادشاہ ہے اس کی بادشاہی صحیح ہے اور مالک کا مصدر مِلك ہے۔ کہا جاتا ہے: (هذا مالك صحيح المِلك) یہ مالک ہے اس کی ملکیت صحیح ہے۔

دیکھئے: الحجة للقراء السبعة لأبی علي الفارسي [۷/۱]، إعراب القراء ات السبعة وعللها لابن خالويه [۴۷/۱]، حجة القراء ات لابن زنجله [۷۷]، العنوان فی القراء ات السبع لابی طاهر إسماعيل بن خلف المقری الانصاری الاندلسی [۶۷]، اتحاف فضلاء البشر [۳۶۳/۱]، البحر المحيط [۱۳۳/۱]

سورة البقرة

② حدثنا أحمد بن صالح قال ح وحدثنا سليمان بن داؤد المهری أخبرنا ابن وهب انا هشام بن سعد عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبی سعيد الخدری قال رسول اللهﷺ قال الله لبنی إسرائيل ﴿وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ تُغْفَرْ لَكُمْ خَطِيْكُمْ﴾ [سورة البقرة:۵۸، سنن أبی داؤد ۲۰۰/۴]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے ارشاد فرمایا: ﴿وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ تُغْفَرْ لَكُمْ خَطِيْكُمْ﴾ اور (شہر کے) دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوجاؤ اور کہو حطة (گناہ معاف) تمہاری خطائیں معاف کردی جائیں گی۔

قراءات

قراء سبعہ میں سے ابن عامر رحمہ اللہ نے تائے مضمومہ اور فاء کے فتحہ کے ساتھ تُغْفَرْلَكُمْ پڑھا ہے۔ نافع اور ابوجعفر نے یاء مضمومہ اور فاء کے فتحہ کے ساتھ یُغْفَرْلَكُمْ پڑھا ہے، جبکہ باقی قراء نے نون مفتوحہ اور فاء کے کسرہ کے ساتھ "نَغْفِرْلَكُمْ" پڑھا ہے۔

③ عن زيد بن ثابت، قال أَقْرَأَنِی رَسُوْلُ اللهِﷺ ﴿فَرُهُنٌ مَّقْبُوْضَةٌ﴾ [البقرة:۲۸۳] بغير ألف۔

تخريج الحديث: مستدرک حاکم [۲۳۵/۲] سند یوں ہے: إسماعيل بن قيس عن نافع بن أبی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعيم، ثم قال، أقرأني خارجة بن زيد بن ثابت وقال أقرأني زيد بن ثابت وقال أقرأنى رسول الله ﷺ الحديث. امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے کہا: إسماعيل واهٍ۔

''زید بن ثابت نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ﴿فُرُهُنٌ مَّقْبُوضَةٌ﴾ الف کے بغیر پڑھایا۔''

قراءت

یہ متواتر قراءت ہے۔ ابن کثیر اور ابوعمرو نے (فرهن) را اور ھا کے فتحہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ ان دونوں کی دلیل ابی عمرو سے مروی روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسے (فرهن) پڑھا گیا ہے۔ تاکہ گھوڑوں میں الرهان اور (رهن) کی جمع میں فرق کیا جاسکے۔ گھوڑے کے بارے میں کہا جاتا ہے (راهنته رهناً) اور (الرهن) (رهن) کی جمع ہے اور یہ نادر ہے، جیسا کہ (سقفا وسقف)۔ فراء نے کہا (الرهن) جمع الجمع ہے (رهن، رهان اور رهن) جیسا کہ ثمرة سے ثمار اور ثمر ہوتا ہے۔ باقیوں نے (فرهان) پڑھا ہے ان کی دلیل ہے کہ عربی میں اکثر قیاسی قاعدہ یہ ہے کہ فعل کی جمع فعال ہو۔ مثلاً بحر و بحار، عبد و عباد، فعل و فعال، کلب و کلاب

دیکھیے: البحر المحیط[۲/۳۵۵] التبیان از طوسی[۲/۳۷۹]، السبعة از ابن مجاہد[۱۹۴]، الغیث از صفاقسی [۱۷۱]

سورۃ آل عمران

④ عن لقيط بن صبرة قال كنت وافدَ بني المنتفق أوفى وفد بني المنتفق إلى رسو ل الله ﷺ فذكر الحديث فقال يعنى النبيُّ ﷺ: لا تَحْسِبَنَّ ولم يقل لا تَحْسَبَنَّ

[سنن ابی داؤد: ۲/۱۹۷]

لقیط بن صبرہ روایت کرتے ہیں کہ میں بنی منتفق کا قاصد بن کر آیا یا ان کے وفد میں شامل ہو کر آیا، انہوں نے حدیث ذکر کی ہے اور اس میں یوں ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لا تحسِبَنَّ کو سین کے کسرہ کے ساتھ پڑھا، لا تحسَبَنَّ سین کے فتح سے نہیں پڑھا۔

قراءت

اس میں ابن ذکوان عاصم، حمزہ اور ابوجعفر سین کے فتحہ کے ساتھ ''لَا تَحْسَبَنَّ'' پڑھتے ہیں، جبکہ باقی قراء سین کے کسرہ کے ساتھ ''لَا تَحْسِبَنَّ'' پڑھتے ہیں۔

سورۃ النساء

⑤ عن أنس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ اللّٰهمَّ إنِّى أعوذبك من البَخَلِ والهَرَمِ

[سنن أبی داؤد: ۲/۱۹۷]

انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کرتے ہوئے یوں پڑھا: اللّٰهم إنى أعوذبك من البَخَلِ والهرم یعنی ''اے اللہ! میں بخیلی اور بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قراءات

اس روایت میں ایک مسنون دعا کا تذکرہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے ''البَخَلِ'' باء اور خاء کے فتحہ کے ساتھ پڑھا ہے۔دعا میں یہ پڑھا جانے والا یہ لفظ قرآن مجید میں سورۃ النساء آیت نمبر ۳۷ میں وارد ہوا ہے ﴿اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَأمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ﴾ بِالْبَخَلِ امام حمزہ، کسائی اور خلف نے باء اور خاء کے فتح کے ساتھ پڑھا ہے جبکہ باقی قراء نے باء کے ضمہ اور خاء کے سکون کے ساتھ ''بِالْبُخْلِ'' پڑھا ہے۔

سورة المائدة

⑥ عن أنس بن مالك أَنَّ النَّبِیَّ قَرَأَ: ﴿أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَیْنُ بِالْعَیْنِ﴾ [المائدۃ:۴۵]

تخریج الحدیث: سنن الترمذی [۲۹۲۹]، سنن ابوداؤد [۳۹۷۶، ۳۹۷۷]، مسند احمد [۲۱۵/۳]، ابویعلی [۳۵۶۶، ۳۵۶۷]، الاوسط از طبرانی [۱۵۳]، حاکم [۲۳۶/۲] تهذیب الکمال از مزی [۱۰۳/۳۴] حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔احمد نے کہا: اس کے رجال صحیح کے ہیں سوائے ابوعلی بن یزید کے، اور وہ ثقہ ہے۔المعصراوی کہتے ہیں کہ یہ راوی مجہول ہے۔جیسا کہ حافظ نے تقریب میں کہا ہے [ت: ۸۲۶۳]، المیزان از ذہبی [۴۰۲/۷] لہٰذا اس کی اِسناد ضعیف ہیں۔

''انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس طرح قراءت فرمائی: ﴿أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَیْنُ بِالْعَیْنِ﴾

قراءت

کسائی نے تمام مقامات پر رفع پڑھا ہے۔ان کی دلیل رسول اللہ ﷺ سے مروی یہی حدیث ہے۔آپ نے ﴿...العینُ بالعین والأنفُ بالانف﴾ تمام مقامات پر رفع پڑھا۔زجاج نے کہا کہ ابتداء کی وجہ سے اسے مرفوع پڑھنا جائز ہے۔قراء نے کہا: دونوں صورتوں میں سے، رفع پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔اس کی وجہ پہلی خبر کے مکمل ہونے کے بعد دوسرے اسم کا آنا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے: ''إن عبد الله قائم وزید قاعد'' اس آیت ﴿إِنَّ الاَرْضَ لِلّٰهِ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ﴾ میں تمام قراء کا رفع پر اجماع ہے تو اختلافی چیز کو اتفاقی کے ساتھ ملانا زیادہ بہتر ہے۔

نافع، عاصم، حمزہ، یعقوب الحضرمی اور خلف العاشر نے نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔نصب کے ساتھ پڑھنے والے نے یہاں اُن کو محذوف مانا ہے، یہ اخفش اور سیبویہ کا مذہب ہے، انہوں نے ﴿أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ﴾ کے تسلسل کو باقی رکھا ہے۔یزیدی نے ابوعمرو سے بیان کیا ہے کہ 'الجروح' کو مرفوع پڑھنے کی دلیل اس کا مبتدا ہونا ہے۔یعنی (والجروح من بعد ذلك قصاص﴾ [جمة القراءات: ص ۲۲۶، ۲۲۷]

⑦ عن معاذ بن جبل أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَأَ ﴿هَلْ تَسْتَطِیْعُ رَبَّكَ﴾ [المائدۃ:۱۱۲]

تخریج الحدیث: سنن ترمذی [۲۹۳۰] الکبیر از طبرانی [۶۹/۲۰، رقم ۱۲۸]، مستدرک حاکم [۲۳۸/۲]

حاکم نے اسے صحیح کہا اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔مسند الشامیین [۲۲۴۴] ترمذی نے اس مسند کو ضعیف کہا ہے، لیکن اس کی متابعت موجود ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''معاذ بن جبل روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ﴿هَلْ تَسْتَطِيعُ رَبَّكَ﴾ پڑھا ہے۔''

قراءت

قراء سبعہ میں سے یہ کسائی کی قراءت ہے۔ حضرت عائشہ، حضرت علی، ابن عباس، سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم نے بھی اس طرح پڑھا۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ﴿هَلْ تَسْتَطِيعُ رَبُّكَ﴾ 'تا' کے ساتھ پڑھایا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: ''حواری اللہ تعالیٰ کو زیادہ جاننے والے تھے اور وہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ﴿هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ﴾ '' گویا کہ حضرت عائشہؓ نے اس قول کی حواریوں کی طرف نسبت کی نفی کی ہے۔ امام کسائی کی دلیل یہ ہے کہ اس سے پہلے اللہ فرماتے ہیں: ﴿وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا﴾ [المائدۃ:۱۱۱] اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حواری رکھا ہے اور یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ انبیاء کی رسالت کا انکار کریں اور اللہ تعالیٰ ان کا نام حواری رکھیں۔ اہل بصرہ نے اس کا معنی یہ بیان کیا (هل تستطيع سؤال ربك) یہاں سوال حذف کردیا گیا اور اس کا اعراب بعد والے کو دے دیا گیا۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے ﴿وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ﴾ [یوسف:۸۲] یعنی اهل القرية۔

باقی قراء نے یا کے ساتھ (هل يستطيع ربك) پڑھا ہے یعنی اگر تم اس بات کا اللہ سے سوال کرو تو کیا وہ تمہیں جواب دے گا۔ جیسا کہ کوئی شخص دوسرے سے کہتا ہے۔ أتستطيع أن تسعى معنا فى كذا؟ کیا تم ہمارے ساتھ تعاون کرسکتے ہو؟ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ شخص اس سے تعاون کرسکتا ہے۔ حواریوں نے بھی یہی چاہا تھا کہ وہ اپنے سچ کے دعویٰ کی دلیل لے کر آئیں۔ ان کی دلیل عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بھی ہے: ﴿اِتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ﴾ جو کہ انہوں نے اپنی قوم کے قول ﴿نُرِيْدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا...﴾ [المائدۃ:۱۱۳] کو بڑا سمجھتے ہوئے فرمایا تھا۔

دیکھیے: السبعۃ از ابن مجاہد [۲۴۹] النشر از ابن جزری [۲/۲۵۶] الحجۃ از ابن خالویہ [۱۳۵] الاملاء از عکبری [۱/۱۳۵]

سورة الأعراف

⑧ عن زاذان عن البراء قال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ: ﴿لَا تُفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ﴾ [الاعراف:۴۰] مخففًا

تخریج الحدیث: مستدرک حاکم [۲/۲۳۹] سند یوں ہے۔ هارون بن حاتم المقرئ حدثنا أبو معاوية محمد بن فضيل وعبد الله بن نمير عن الاعمش عن المنهال بن عمرو عن زاذان عن البراء الحديث حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے تعاقب کرتے ہوئے کہا: ابوزرعہ نے ہارون کو ترک کردیا ہے اور سیوطی نے اسے الدر المنثور [۳/۱۵۵] میں بیان کیا ہے۔

''زاذان براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ﴿لَا تُفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ﴾ مخفف پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قراءات

یہ متواتر قراءت ہے۔ ابوعمرو نے تا اور تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے۔ باقی قراء نے تا اور تشدید کے ساتھ پڑھا ہے۔ابوعمرو کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے۔ ﴿فُتِحَتۡ اَبۡوَابُهَا﴾ [الزمر:۷۱] وہ بہت سارے دروازوں کی طرف گئے۔حمزہ، کسائی اور خلف کی دلیل یہ ہے کہ جب مونث اور اس کے فعل کے درمیان فاصلہ آجائے تو یہ فاصل تانیث سے عوض کی مانند ہوتا ہے اور اس صورت میں فعل کا مذکر اور مونث دونوں طرح لانا جائز ہے۔قرآن مجید میں دونوں کی مثال موجود ہے۔ مذکر فعل کی مثال: ﴿لَنۡ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوۡمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا﴾ [الحج:۳۷]، مونث کی مثال: ﴿يَّوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ﴾ [آل عمران:۱۰۶]

تشدید والی قراءت سے ہے۔ یعنی ایک کے بعد ایک۔ یہی مختار ہے، کیونکہ دروازے بہت زیادہ ہیں۔ پھر ان کی دلیل یہ آیت بھی ہے ﴿مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الۡاَبۡوَابُ﴾ [ص:۵۰] یہاں پر مفتوحہ نہیں کہا۔ اسی طرح فرمایا: ﴿وَغَلَّقَتِ الۡاَبۡوَابَ﴾ [یوسف:۲۳] اور جس نے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے اس نے ایک مرتبہ مراد لیا ہے۔اس صورت میں معنی یہ ہوگا ﴿لا تفتح لهم ابواب السماء﴾ یعنی نہ ان کی دعا قبول کی جائے گی، نہ ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔

دیکھیے:اتحاف الفضلاء [۲۲۴]، الاملاء عکبری [۱/۱۵۸]، السبعۃ از ابن مجاہد [۴۸۹] النشر از ابن الجزری [۲/۲۰۹]۔

سورة الانفال

⑨ عن ابن سيرين عن أنس أن النبی ﷺ قرأ: ﴿أَنۡ تَكُوۡنَ لَهٗۤ اَسۡرٰى﴾ [الانفال:٦٧]

تخریج الحدیث: مستدرک حاکم [۲/۲۳۹، ۲۴۰]، حاکم نے اسے صحیح کہا اور ذہبی نے موافقت کی ہے۔

''ابن سیرین حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے «أن تكون له أسرى» پڑھا ہے۔''

قراءات

یہ متواتر قراءت ہے۔ ابوعمرو، ابوجعفر المدنی اور یعقوب الحضرمی نے اس طرح پڑھا ہے۔ معنی یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے قیدیوں کی جماعت مراد لی ہے، اس لیے تکون مونث ہے۔ اس کی مثال قرآن مجید میں یوں ہے ﴿كَذَّبَتۡ قَوۡمُ نُوۡحِ اۨلۡمُرۡسَلِيۡنَ﴾ [الشعراء:۱۰۵] باقی قراء نے یا کے ساتھ أن يَكُونَ پڑھا ہے۔اس صورت میں أسرى کی جمع مراد لی گئی ہے۔ اہل بصرہ نے کہا: جب اسم اور فعل کے درمیان فاصلہ آجائے تو فعل ذکر کیا جاتا ہے کیونکہ فاصلہ عوض کی مانند ہوتا ہے۔

دیکھیے:اللباب فی علوم الکتاب [۹/۵۸۰]،الکشاف [۲/۲۴۰] المحرّر الوجیز [۲/۵۵۷]، البحر المحیط [۴/۵۱۸] الدر المصون [۳/۴۳۸]

سورة التوبة

⑩ وعن مسعود بن يزيد الكندی قال: كَانَ ابۡنُ مَسۡعُوۡدٍ يُقۡرِئُ رَجُلًا فَقَرَأَ الرَّجُلُ: ﴿إِنَّمَا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّدَقٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَالۡمَسٰكِيۡنِ﴾[التوبة:٦٠] مرسله فقال ابن مسعود: ما هٰكذا أقرانيها رسول الله قال: كيف أقرأكها يا أبا عبدالرحمٰن؟ قال: أقرأنيها ﴿اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَالۡمَسٰكِيۡنِ﴾

تخریج الحدیث: مجمع الزوائد[۱۵۸/۷] بحوالہ طبرانی، ھیثمی نے اس کے رجال کو ثقہ کہا ہے۔

’’مسعود بن یزید الکندی سے مروی ہے فرمایا: عبداللہ بن مسعود ایک آدمی کو پڑھا رہے تھے تو اس آدمی نے مد کے بغیر پڑھا: ﴿اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَالۡمَسٰكِيۡنِ﴾ عبداللہ بن مسعود نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تو اس طرح نہیں پڑھایا: انہوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن آپ کو نبی کریم ﷺ نے کیسے پڑھایا ہے: انہوں نے فرمایا: مجھے نبی کریم ﷺ نے ایسے پڑھایا ہے: ﴿إنما الصدقت للفقرآء والمسكين﴾ یعنی مد کیساتھ۔

قراءت

اس آیت کی قراءت میں قراءعشرہ کے مابین کوئی اختلاف نہیں ہے۔عبداللہ بن مسعود کی مراد رسول اللہ ﷺ کی قراءت کی کیفیت بیان کرنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ﴿لِلۡفُقَرَآءِ﴾ میں لمبی مد کے ساتھ تلاوت فرمائی تھی۔

یہ حدیث اس بات کی واضح دلیل ہے کہ قرآن مجید کو ﴿وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِيۡلًا﴾ [المزمل:۴] کے مصداق احکام تجوید کے مطابق پڑھنا ضروری ہے۔حضرت علیؓ سے ترتیل کا معنیٰ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ترتیل حروف کو تجوید کے مطابق پڑھنے اور وقف کی پہچان کا نام ہے۔

یاد رہے کہ قراءعشرہ میں سے للفقراء کو مد طویلہ سے پڑھنے والے امام ورش اور امام حمزہ ہیں۔ وہ مد کو تین الف اور چھ حرکات کی مقدار کے برابر لمبا کر کے پڑھتے ہیں۔ باقی قراء بشمول امام عاصم وحفص، زیادہ لمبا کر کے نہیں پڑھتے۔

سورة یونس

⑪ عن عبدالرحمن بن أبزى قال: قال أُبىٌّ بن كعب: ﴿ قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡتَفۡرَحُوۡا﴾ [يونس:٥٨] قال ابوداؤد: بالتاء

تخریج الحدیث: سنن ابوداؤد[۳۹۸۰]، مستدرک حاکم[۲۴۰/۲، ۲۴۱] حاکم نے اسے صحیح کہا اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔سیوطی نے اسے در المنثور[۵۵۴/۳] میں بیان کیا ہے اور اسے طیالسی، ابن عمر اور حضرت انس کی طرف منسوب کیا ہے۔

’’عبدالرحمٰن بن ابزی سے مروی ہے۔ابی بن کعب نے فرمایا: ﴿قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡتَفۡرَحُوۡا هُوَ خَيۡرٌ مِّمَّا تَجۡمَعُوۡنَ﴾ ابوداؤد نے فرمایا: دونوں کلمات تا کے ساتھ مروی ہیں۔‘‘

اس سلسلہ میں ایک اور روایت یوں مروی ہے:

حدثني عبد الله بن عبد الرحمن بن أبزى عن أبيه عن أُبىٍّ بن كعب قرأ: ﴿ قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡتَفۡرَحُوۡا هُوَ خَيۡرٌ مِّمَّا تَجۡمَعُوۡنَ﴾ [يونس:٥٨]

تخریج الحدیث: سنن ابوداؤد[۱۹۸/۲]

’’حضرت ابی فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے ﴿ قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡتَفۡرَحُوۡا هُوَ خَيۡرٌ مِّمَّا تَجۡمَعُوۡنَ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں کو بتائے خطاب پڑھا ہے۔

قراءت

یہ متواتر قراءت ہے۔یعقوب نے رویس کی روایت سے اس طرح پڑھا ہے۔اس قراءت کے لیے ان کی دلیل یہی حدیث ہے۔ غائب اور حاضر کے صیغوں سے امر بناتے وقت یہ قاعدہ ہے کہ اس پر لام داخل کیا جائے جو فعل کو جزم دیتا ہے۔جیسا کہ ﴿لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ﴾ [الطلاق:۷] اسی طرح جب ہم کہتے ہیں: قم واذهب تو یہ اصل میں لتقم اور لتذهب ہے۔ اس پر علمائے نحو کا اجماع ہے۔کثرت استعمال کی وجہ سے لام کو حذف کردیا گیا۔اسی طرح افرحوا ہے جو اصل میں لتفرحوا تھا تو جس نے تاء کے ساتھ پڑھا۔اس نے اس کی اصل کے مطابق پڑھا ہے۔

ابن عامر، ابوجعفر اور رویس عن یعقوب نے تا کے ساتھ ﴿فَلْتَفْرَحُوْا﴾ اور ﴿تَجْمَعُوْنَ﴾ پڑھا ہے، یعنی ''جو تم دنیاوی سازوسامان اکٹھا کرتے ہو۔'' باقی قراء نے یا کے ساتھ ﴿فَلْيَفْرَحُوْا﴾ اور ﴿يَجْمَعُوْنَ﴾ پڑھا ہے۔یعنی مومنوں کو اللہ کے فضل (اسلام) اور اس کی رحمت (قرآن) کے ساتھ خوش ہونا چاہئے۔یہ کافروں کے سازوسامان جمع کرنے سے بہتر ہے۔

دیکھیے: إتحاف فضلاء البشر [۲۵۲] النشر لابن الجزری [۲/۲۸۵]، الاملاء للعکبری [۲/۱۶]، الحجة لأبی زرعہ [۳۳۳]

سورة هود

⑫ عن أم سلمة أَنَّ النَّبِیَّ ! كَانَ يَقْرَؤُهَا: ﴿إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صٰلِحٍ﴾ [هود:۴۶]

تخریج الحدیث: ترمذی [۲۹۳۱]، ابوداؤد [۳۹۸۳]، ابویعلی [۷۰۲۰]، ابونعیم فی الحلیہ [۸/۳۰۱]، الطیالسی [۱۰۳۱]، مسند احمد [۶/۴۵۴، ۴۵۹، ۴۶۰ھ]، ابوداؤد [۳۹۸۲]

''اُم سلمہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے۔﴿إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صٰلِحٍ﴾''

قراءت

علماء قراءات نے اُم سلمہ کی حدیث میں بیان کردہ قراءت کی کیفیت لام اور را کے نصب کے ساتھ بیان کی ہے۔

یہ متواتر قراءت کسائی اور یعقوب کی ہے۔مسند احمد کی روایت کے الفاظ یوں ہیں: قالت، قلت یا رسول الله كيف اقرأ: ﴿عَمَلٌ غيرُ صالحٍ﴾ أو ﴿عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ﴾؟ فقال: ﴿عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ﴾ بالنصب

اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں کیسے پڑھوں: ﴿عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ﴾ یا ﴿عَمِلَ غَيْرَ صالحٍ﴾ آپ نے فرمایا: نصب کے ساتھ: ﴿عَمِلَ غيرَ صالحٍ﴾

اس قراءت میں إنه کی ضمیر نوح علیہ السلام کے بیٹے کی طرف لوٹ رہی ہے، کیونکہ اس سے پہلے اس کا ذکر ہو رہا ہے۔

بعض اہل بصرہ اس قراءت کا انکار کرتے ہیں۔ان کی دلیل یہ ہے کہ عرب (عَمَلٌ غیرُ حسنٍ) نہیں کہتے بلکہ عَمِلَ عَملاً غَيْرَ حسن کہتے ہیں۔

ڈاکٹر المعصراوی کہتے ہیں کہ اہل بصرہ کی یہ بات درست نہیں ہے، کیونکہ ان کے موقف کے برعکس مثالیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قرآن مجید میں موجود ہیں۔ ﴿وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صٰلِحًا﴾[الفرقان:۷۱] معنی یہ ہے۔ ومن تاب و عمل عملا صالحا، اس طرح فرمایا: ﴿وَاعْمَلُوْا صٰلِحًا﴾ [المومنون:۵۱] یہاں پر (واعملوا عملا صالحا) نہیں کہا۔ ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا﴾[مریم:۶۰] ﴿وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ بھی اسی کی مثالیں ہیں۔ لہٰذا اسی طرح ﴿إِنَّهُ عَمِلَ غيرَ صٰلِحٍ﴾ ہے۔ باقی قراء نے میم کے فتحہ اور لام ورا کے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے۔

دیکھیے: إتحاف فضلاء البشر[۲۵۶]، السبعة لابن مجاہد[۳۳۴]، النشر لابن الجزری[۲۹۲/۲]

اسی آیت کے سلسلہ میں حضرت عائشہ یوں روایت کرتی ہیں:

عن عائشة قالت: قرأها رسول اللهﷺ: ﴿إنه عَمَلٌ غَيْرُ صٰلِحٍ﴾ [ھود:۴۶]

تخریج الحدیث: طبرانی بحوالہ مجمع الزوائد[۱۵۸/۷]

سورة الرعد

۱۳ عن جابر بن عبد الله قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ: يَاعَلِيُّ، النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰى، وَأَنَا وَأَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِﷺ ﴿وَجَنّٰتٌ مِنْ أَعْنٰبٍ وَّزَرْعٍ وَّنَخِيْلٍ صِنْوَانٍ وَغَيْرِ صِنْوَانٍ يُسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ﴾ [الرعد:۴]

تخریج الحدیث: مستدرک حاکم [۲۴۱/۲]امام حاکم نے اسے صحیح کہا اور ذہبی نے اس کا تعاقب کیا ہے۔سیوطی فی الدر المنثور[۸۵/۴]

''جابر بن عبداللہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت علیؓ سے فرماتے ہوئے سنا: اے علیؓ لوگ مختلف درختوں سے ہیں میں اور تم ایک درخت سے ہیں پھر آپ نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی۔ ﴿وَجَنّٰتٌ مِنْ أَعْنٰبٍ وَّزَرْعٍ وَّنَخِيْلٍ صِنْوَانٍ وَغَيْرِ صِنْوَانٍ يُسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ﴾ اور انگور کے باغ اور کھیت ہیں اور کھجور کے دو شاخ (ایک جڑ) اور الگ الگ جڑ والے سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے۔

قراءت

نافع، ابن عامر، شعبہ، حمزہ، کسائی، ابوجعفر اور خلف نے چاروں کلمات (وزرعٍ و نخيلٍ صِنْوانٍ وغيرِ) کو جنّٰتٍ پر عطف ڈالتے ہوئے مجرور پڑھا ہے، جبکہ ابن کثیر، ابوعمرو، یعقوب اور حفص نے ان چاروں کلمات کو قِطَعٌ پر عطف ڈالتے ہوئے مرفوع پڑھا ہے اور یہ دونوں متواتر قراءات ہیں۔

دیکھیے: إتحاف الفضلاء [۲۶۹]، النشر لابن الجزری[۲۹۷/۲]، الحجة لابن خالویہ [۱۹۹،۲۰۰]، السبعة لابن مجاہد[۳۵۶]

سورة الحجر

۱۴ عن أبی موسیٰ عن النبی قال إذا اجتمع أھل النار فی النار ومعھم من أھل القبله ما شاء الله قالوا:ما أغنی عنکم إسلامکم، وقد صرتم معنا فی النار، قالوا: کانت لنا ذنوب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فأخذنا بها فسمع الله ما قالوا، قال۔فأمر لمن كان فى النار من أهل القبلة، فأخرجوا، فيقول الكفار، يا ليتنا كنا مسلمين، فخرج كما أخرجوا، قال: وقرأ رسول اللهﷺ:﴿الٓر تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ، رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ﴾ [الحجر:۲،۱] مثقله

تخریج الحدیث: حاکم فی المستدرک[۲۴۲/۲]، تفسیر طبری[۲۱۰۵۵۵] حاکم نے اسے صحیح کہا اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔ درالمنثور[۱۷۲/۴]

''ابوموسیٰ نبی کریمﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: جب جہنمی آگ میں جمع ہوجائیں گے اور ان کے ساتھ اہل القبلہ (مسلمانوں) میں سے جسے اللہ چاہے گا، وہ بھی ساتھ ہوں گے۔ تو وہ کافر کہیں گے، تمہیں تمہارے اسلام نے کیا فائدہ دیا تم بھی ہمارے ساتھ آگ میں ہو، وہ کہیں گے ہم اپنے گناہوں کی وجہ سے یہاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بات سن لیں گے۔ رسول اللہﷺ نے فرمایا: پھر تمام مسلمانوں کو آگ سے نکالنے کا حکم دیا جائے گا تو کافر پکار اٹھیں گے! کاش ہم بھی مسلمان ہوتے اور ان کی طرح ہمیں بھی آگ میں سے نکال لیا جاتا۔ پھر رسول اللہﷺ نے ان آیات کی تلاوت فرمائی: ﴿الٓر تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ، رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ﴾ اور ربَّما کو مثقل پڑھا۔''

قراءات

یہ متواتر قراءت ابن کثیر، ابوعمرو بن العلاء، ابن عامر، حمزہ، کسائی، یعقوب اور خلف العاشر نے اختیار کی ہے۔ نافع، ابوجعفر مدنی اور عاصم نے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام کسائی نے فرمایا: یہ دونوں لغات ہیں اور اصل تشدید ہے، کیونکہ اگر آپ اس کی تصغیر بنائیں گے تو کہیں گے (ربیب) اس طرح آپ اس کی اصل کی طرف آجائیں گے۔ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ (ربما) میں ما کی کیا حیثیت ہے؟ تو اس کے دو جواب ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ اسم نکرہ کا نائب ہے جو محل جر میں ہے۔ بمعنی شیئ۔ مصیری نے کہا: تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ (رب ودّ يود الذين كفروا) دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ کافہ ہے، کیونکہ (إن) اور (رب) اسماء کے ساتھ آتے ہیں۔ اگر آپ انہیں فعل کے ساتھ ملائیں تو پھر انہیں (ما) کے ساتھ ملایا جائے گا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ [فاطر:۲۸]

دیکھیے: إتحاف الفضلاء[۲۷۴]، السبعة لابن مجاہد[۳۶۶]، النشر لابن الجزری[۳۰۱/۲]، الغیث للصفاقسی[۲۶۷]

سورة الكهف

⑮ عن أبيٍّ بن كعب أن النبيﷺ قرأ: ﴿لِيَغْرَقَ اَهْلُهَا﴾ [الكهف:۷۱] بالياء۔

تخریج الحدیث: ابن مردویہ بحوالہ کنز العمال[۴۸۷۲]، الدرالمنثور للسیوطی[۴۲۸/۴]

''ابی ابن کعب سے مروی ہے، نبی کریمﷺ نے یوں پڑھا: ﴿لِيَغْرَقَ اهلُها﴾ یاء کے ساتھ۔''

قراءات

یہ متواتر قراءت حمزہ، کسائی اور خلف العاشر کی ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ یاء اور رافتحہ کے ساتھ اور اَهْلُهَا کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرفوع پڑھا جائے گا۔ معنی ہوگا کہ کیا تم نے کشتی کو عیب دار کیا تا کہ اس کے مسافر ڈوب جائیں۔

باقی قراء نے تاء کے ساتھ ﴿لِتَغْرَقَ اَهْلَهَا﴾ پڑھا ہے۔ ان کی دلیل قول باری تعالیٰ ہے: ﴿أَخَرَقْتَهَا﴾ انہوں نے دوسرے فعل کو بھی پہلے فعل کی مانند بنایا ہے۔ یہ قول بھی ان کے موقف کو مضبوط کرتا ہے: ﴿لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا﴾

دیکھیے: السبعة لابن مجاهد [۳۹۵]، الغیث للصفاقسی [۲۸۱]، النشر لابن الجزری [۳۱۳/۲] الحجة لابن خالویہ [۲۷۷]

⑫ عن أبی بن کعب أن النبی قرأ: ﴿لَتَخِتَّ علیه أجرًا﴾ [الکهف:۷۷] مدغمه باسقاط الذال

تخریج الحدیث: ابن حبان، حاکم، الماوردی نے اسے بیان کیا ہے۔ بحوالہ کنز العمال [۴۸۶۶]

ڈاکٹر المعصراوی کہتے ہیں: ''یہ حدیث مجھے مطبوع کتابوں میں نہیں ملی۔''

''ابی بن کعب سے مروی ہے کہ نبی کریم نے تلاوت کرتے ہوئے ﴿لَتَخِتَّ علیه اجرا﴾ یعنی ذال کو گرا کر ادغام کے ساتھ پڑھا۔''

اسی بارے میں ایک دوسری روایت یوں ہے:

عن أبی بن کعب أن النبی ﷺ قرأ: ﴿لو شئت لَتَخِذْتَ علیه اجرا﴾ [الکهف:۷۷] مخففّة

تخریج الحدیث: صحیح مسلم [۱۸۵۲/۴]، کتاب الفضائل باب فضائل الخضر [۲۳۸۰/۱۷۳]، ابن حبان [۶۳۲۵]، حاکم نے اس حدیث کو بخاری، مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

''ابی بن کعب سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (تخفیف کے ساتھ) ﴿لو شئت لتخذت علیه اجرا﴾ پڑھا۔''

اس بارے میں ایک تیسری حدیث یوں مروی ہے:

عن أبی بن کعب أن النبی قرأ: ﴿لَتَخَذْتَ علیه اجرا﴾ [الکهف:۷۷]

تخریج الحدیث: صحیح مسلم [۱۸۵۲/۴] کتاب الفضائل باب من فضائل الخضر [۲۳۸۰/۱۷۳]، مسند احمد [۱۰۷/۷]، مستدرک حاکم [۲۴۳/۲] حاکم نے اسے بخاری، مسلم کی شرط پر صحیح کہا اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

''ابی بن کعب سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ﴿لَتَخَذْتَ علیه اجرا﴾ پڑھا۔''

قراءت

پہلی روایت میں وارد شدہ قراءت ابو عمرو بصری اور یعقوب کی ہے، جبکہ دوسری روایت میں مذکور قراءت امام ابن کثیر سے متواترۃ ثابت ہے۔ باقی قراء تیسری روایت میں مذکورہ انداز کے موافق پڑھتے ہیں۔

امام ابن کثیر کی قراءت کی دلیل یہ ہے کہ یہ (تخذ یتخذ تخذا) سے ہے۔ اس میں تا اصل مادے کی ہے۔ جیسا کہ (تبع یتبع) میں ہے۔ تو ابن کثیر نے اس فعل کو کسی اضافے کے بغیر اس کی اصل کے مطابق پڑھا ہے۔ باقی قراء نے تا کے فتحہ کے ساتھ (افتعلت) کے وزن پر ﴿لاتخذت﴾ پڑھا ہے۔ اس صورت کی دو وجوہات ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① یہ (تخذ ۔ یتخذ) سے ہے اور اس میں پہلی تا اصلی جبکہ دوسری زائدہ ہے۔
② دوسری صورت یہ ہے کہ یہ فعل (أخذ) سے ماخوذ ہے۔اس سے باب افتعال بناتے ہوئے یہ (اتخذ یتخذ) سے ہے۔

دیکھیے: السبعة لابن مجاہد [۳۹۶]، الغیث للصفاقسی [۲۸۱] اِتحاف الفضلاء [۲۹۴] الاملاء للعکبری [۹۵/۲]

سورہ مریم

⑰ عن أبی أمامة أنَّ رسولَ الله قرأ: ﴿تَكَادُ السَّمٰوٰتُ ينفطرن مِنْهُ﴾ باليا والنون، ﴿وتخر الجبال﴾ بالتا ﴿أَنْ دَعَوا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا، وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا﴾ مفتوحة بعد مفتوحة [مریم:۹۰-۹۲]

تخریج الحدیث: حاکم نے اسے روایت کیا ہے [۲۴۵/۲] حاکم اور ذہبی نے اسے صحیح کہا۔ڈاکٹر عیسیٰ المعصراوی کہتے ہیں کہ انقطاع کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے۔مکحول نے ابی امامہ سے سماعت نہیں کی ہے جیسا کہ دارقطنی نے کہا ہے۔[۲۱۸/۱]

’’ابوامامہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (یا اور نون کے ساتھ)«تكاد السموٰت ينفطرن منه» (تا کے ساتھ)«وتخر الجبال» اور «أن دعو للرحمن ولدا، وما ينبغي للرحمن أن يتخذ ولدا» (مفتوح) پڑھا ہے۔‘‘

قراءات

حدیث میں بیان کردہ «تكاد» متواتر قراءت ہے۔ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، عاصم، حمزہ، ابوجعفر، یعقوب اور خلف العاشر نے اس طرح پڑھا ہے۔السموٰت کی مونث ہونے کی وجہ سے یہ مونث ہے۔نافع اور کسائی نے یاء کے ساتھ (یکاد السموٰت) پڑھا ہے۔کیونکہ یہ جمع قلیل ہے اور عرب مونث کے جمع قلیل ہونے کی صورت میں فعل مذکر لاتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَإِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ﴾ [التوبة:۵] یہاں پر فعل مونث (انسلخت) نہیں لائے۔اسی طرح فرمایا: ﴿وقال نسوة﴾ [یوسف:۳۰) یہاں پر (نسوة) کے ساتھ قال کہا ہے قالت نہیں۔

دیکھئے: اتحاف الفضلاء [۳۰۱]، السبعة لابن مجاہد [۴۱۳]، الغیث للصفاقسی [۲۸۶]، النشر لابن الجزری [۳۱۹/۲]

یاء اور نون کے ساتھ (ینفطرن) بھی متواتر قراءت ہے۔ابوعمرو، ابن عامر، حمزہ، ابوبکر، یعقوب اور خلف کی یہ قراءت ہے۔ان کی دلیل ﴿اَلسَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ﴾ [المزمل:۱۸] یہ تمام کا اجماع ہے۔یہاں پر منفطرہ نہیں کہا۔
نافع، ابن کثیر، ابوجعفر، کسائی اور حفص نے تاء اور تشدید کے ساتھ (ینفطرن) بمعنی (یتشققن) پڑھا ہے۔
جبکہ یہ قول (یتفطرن) مبالغے میں شدت کے لیے ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اولاد کی نسبت کی وجہ سے زیادہ غصے کا اظہار کیا ہے۔جیسا کہ آگ کے بارے میں فرمایا: ﴿تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ﴾ [الملك:۸] یہاں پر (تماز) نہیں کہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے: النشر لابن الجزری [۳۱۹/۲]، اتحاف الفضلاء [۳۰۱]، السبعة لابن مجاہد [۴۱۳]، الحجة لابن خالویہ [۲۳۹]

سورہ طٰہٰ

⑱ عن عاصم عن زر قال: قرأ رجل على عبد الله ﴿طٰه﴾ [طه:۱] مفتوحة فاخذها عليه عبدالله ، ﴿طٰه﴾ مكسوره فقال له الرجل إنما يعني: ضع رجلك مفتوحة ، فقال عبد الله هكذا قرأها رسول الله ، وهكذا أنزلها جبريل

تخریج الحدیث: امام حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔ مستدرک حاکم [۲۴۵/۲]، حاکم اور ذہبی نے اسے صحیح کہا ہے۔ المعصراوی کہتے ہیں کہ مجھے عبید بن عنام بن حفص کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔ اس لیے اس کی سند ضعیف ہے۔

''عاصم سے مروی ہے وہ زِرّ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عبداللہ کے سامنے ﴿طٰه﴾ ہاء کے عدم امالہ کے ساتھ پڑھا۔ عبداللہ نے اس کا ردّ کرتے ہوئے ﴿طٰه﴾ کے ہاء میں امالہ کرکے پڑھا، تو اس آدمی نے کہا کہ اس کا معنی ہے اپنا کھلا ہوا پاؤں رکھ دو۔ عبداللہ نے کہا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے پڑھا اور اسی طرح جبریل نے اسے نازل کیا ہے۔''

قراءات

یہ متواتر قراءت حمزہ، کسائی اور ابوبکر کی ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔ ابوعمرو نے طا کے فتحہ اور ھا کے کسرہ کے ساتھ ﴿طٰه﴾ پڑھا۔ ابوعمرو سے کہا گیا۔ آپ نے ھا کو کسرہ کیوں دیا؟ تو انہوں نے جواب دیا) تاکہ یہ تنبیہ کی ھاء سے ملتبس نہ ہوجائے اور طاء کو مستعلیہ ہونے کی وجہ سے فتح دیا گیا ہے۔

نافع، ابن عامر، ابن کثیر اور حفص نے طاء اور ھاء کے فتحہ کے ساتھ ﴿طٰه﴾ پڑھا ہے۔ یہی اصل ہے البتہ بعض عرب کسرہ بھی دیتے ہیں۔

دیکھئے: اتحاف الفضلاء [۲۰۷] السبعة لابن مجاھد [۴۱۶]، النشر لابن الجزری [۷۱/۲]، الحجة لابی زرعہ [۴۵۰]

سورۃ المؤمنون

⑲ عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ كَانَ يَقْرَأُ: ﴿مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِراً تُهْجِرُوْنَ﴾ [المؤمنون:٦٧] قال : كان المشركون يتهجرون برسول الله ﷺ

تخریج الحدیث: مستدرک حاکم [۲۴۶/۲]، حاکم نے اسے صحیح اور ذہبی نے ضعیف کہا ہے۔

''عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تلاوت کرتے ہوئے ﴿مستكبرين به سٰمراً تُهْجِرون﴾ پڑھا کرتے تھے۔ عبداللہ بن عباس نے فرمایا: مشرکین رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بے ہودہ بکا کرتے تھے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قراءات

یہ متواتر قراءات ہے۔ نافع نے (تا کے ضمہ اور جیم کے کسرہ کے ساتھ) (سامرا تهجرون) پڑھا ہے۔ یہ أهجر يهجر سے بمعنی هذی ہے۔ کافر جب رسول اللہ ﷺ کی تلاوت سنتے تو آپ ؐ کی شان میں بے ہودہ باتیں کرتے تھے۔ باقی قراء نے تاء کے فتحہ کے ساتھ (تهجرون) پڑھا ہے۔ معنی یہ ہوگا کہ تم نبی کریم ﷺ اور قرآن کو چھوڑ دیتے ہو۔ اس کے مطابق عمل نہیں کرتے۔

دیکھئے: إتحاف الفضلاء [۳۱۹]، السبعة لابن مجاهد [۴۴۶] الغيث للصفاقسي [۲۹۹]، النشر لابن الجزری [۳۲۹/۲]

سورة الروم

۴۰ عن ابن عمر أنه قرأ على النبی ﷺ: ﴿خَلَقَكُم مِّن ضَعۡفٍ﴾ [الروم:۵۴] فقال: ﴿مِنْ ضُعْفٍ﴾

تخريج الحديث: سنن ترمذی [۲۹۳۶]، سنن ابوداود [۳۹۷۸]، مسند احمد [۵۸/۲]، شرح المشكل از طحاوی [۳۱۳۲]، الضعفاء از عقیلی [۲۳۸/۲]، مستدرک حاکم [۲۴۷/۲]، حاکم نے کہا تفرد به عليه العوفی، ولم يحتج به۔ المعصراوی کہتے ہیں اس کی اسناد ضعیف ہیں۔

''عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ پر تلاوت کرتے ہوئے ﴿خَلَقَكُم مِّن ضَعۡفٍ﴾ پڑھا، تو آپ نے فرمایا کہ یوں پڑھو: ﴿مِنْ ضُعْف﴾

قراءات

یہ متواتر قراءات ہے۔ عاصم اور حمزہ نے ضاد کے فتحہ کے ساتھ اور باقی قراء نے ضاد کے رفع کے ساتھ پڑھا ہے۔ (القَرْح) اور (القُرْح) کی طرح یہ دونوں لغات ہیں۔

دیکھیے: اتحاف الفضلاء [۳۴۹]، السبعة لابن مجاهد [۵۰۸]، الغيث للصفاقسي [۳۲۱]، النشر لابن الجزری [۳۴۵/۲، ۳۴۶]

سورۂ يسين

۴۱ عن أبی هريره أَنَّ النَّبِیَّ قَرأَ: ﴿وَلَقَدۡ أَضَلَّ مِنكُمۡ جُبُلًا كَثِيرًا﴾ [يٰسين:۶۲] مخففة۔

تخريج الحديث: مستدرک حاکم [۲۴۸/۲، ۲۴۹] اس کی سند میں اسماعیل بن رافع ضعیف ہے۔

''ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے (تلاوت کرتے ہوئے) ﴿ولقد أضل منكم جُبلًا كثيرا﴾ پڑھا ہے۔''

قراءات

یہ متواتر قراءات ہے۔ ابن کثیر، حمزہ، کسائی، خلف اور رویس عن یعقوب نے جیم اور باء کے ضمہ کے ساتھ مخفف یعنی ﴿جُبُلًا كثيرا﴾ پڑھا ہے۔ ان کی دلیل یہ آیت ہے جس پر تمام کا اجماع ہے۔ ابوعمرو اور ابن عامر نے (جیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ضمہ اور باء کے سکون کے ساتھ) ﴿جُبْلًا﴾ پڑھا ہے۔ دوضموں کے اجتماع کوثقیل جانتے ہوئے باء کو ساکن کر دیا۔

نافع، ابوجعفر اور عاصم نے جیم اور باء کے کسرہ اور لام مشدد کے ساتھ اور باقی قراء نے دونوں ضموں اور لام مخفف کے ساتھ پڑھا ہے۔اس لفظ میں یہ تمام لغات ہیں۔

دیکھئے: النشر لابن الجزری [۳۵۵/۲]، الحجة لابن خالویہ، السبعة[۵۴۲]، الاتحاف[۳۶۶]، إبراز المعانی [۶۶۰]، الدر المصون[۵۳۰/۴]

سورہ غافر

۴۲ عن أبی مسعود عن النبی قال: مَا اَحْسَنَ مُحْسِنٌ مِنْ مُسْلِمٍ وَلَاكَافِرٍ، إِلَّا أَثَابَهُ اللهُ قَالَ: فَقُلْنَا: يَارَسُوْلُ اللهِ ﷺ، مَا إِثَابَةُ اللهِ الْكَافِرِ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ قد وَصَلَ رَحِمًا، أو تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ، أَوْ عَمِلَ حَسَنَةً أَثَابَهُ اللهُ الْمَالَ وَلْوَلَدَ وَالصِّحَةَ وَ أَشْبَاهُ ذٰلِكَ، قَالَ فَقُلْنَا: مَا إِثَابَتُهُ فِیْ الْآخِرَةِ؟ فَقَالَ: عَذَابًا دُوْنَ الْعَذَابِ، قَالَ: وَقَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿أَدْخِلُوْا الَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ﴾ [غافر:۴۶] هكذا قرا رسول الله ﷺ مقطوعة الألف

تخریج الحدیث: مستدرک حاکم [۲۵۳/۲]، امام حاکم نے اسے صحیح اور ذہبی نے ضعیف کہا ہے۔امام سیوطی نے در المنثور [۶۰۰/۵] میں بیان کیا اور اس کی نسبت بزار، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ کی طرف کی ہے۔

''عبداللہ بن مسعود، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔آپؐ نے فرمایا: مسلمان یا کافر جو کوئی بھی اچھا کام کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے اس کا بدلہ دے گا۔ابن مسعود نے فرمایا: ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ، اللہ کافر کو کیسے بدلہ دیں گے؟ آپ نے فرمایا: اگر کافر صلہ رحمی کرے، صدقہ کرے، یا کوئی اچھا عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بدلے میں مال، اولاد، صحت اور اس طرح کی چیزیں عطا فرمائیں گے۔ہم نے کہا: اس کا آخرت میں بدلہ کیا ہوگا؟ فرمایا: عذابا دون العذاب (چھوٹا عذاب)۔ پھر آپؐ نے یوں تلاوت فرمائی۔(ہمزہ قطعی کے ساتھ) ﴿أدخلوا ال فرعون أشد العذاب﴾''

قراءت

یہ متواتر قراءت ہے۔ نافع، حمزہ، کسائی اور حفص نے ہمزہ قطعی اور خاء مکسورہ کے ساتھ ﴿الساعَة اَدخِلوا ال فرعون﴾ پڑھا ہے، معنی ہوگا: فرشتوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ وہ انہیں سخت عذاب میں داخل کر دیں۔

باقی قراء نے ﴿الساعةُ ادْخُلُوْا﴾ پڑھا ہے، معنی ہوگا: قیامت کے دن ہم ان سے کہیں گے کہ سخت عذاب میں داخل ہو جاؤ۔ان کی دلیل یہ ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے: ﴿ اُدْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ﴾ ﴿ اُدْخُلُوْا فِیْ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ ﴾

دیکھئے: اتّحاف الفضلاء [۳۷۹] السبعة لابن مجاہد [۵۷۲]، الغیث للصفاقسی [۳۴۱] النشر لابن الجزری [۳۶۵/۲]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورة الزخرف

۴۳ عن علی قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ یَقْرَأُ: ﴿ إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ﴾ [الزخرف:۵۷] بالکسر

تخریج الحدیث: ابن مردویہ بحوالہ کنز العمال[۴۸۴۹]، الدر المنثور[۴۲۹/۵]

''حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہﷺ کو تلاوت کرتے ہوئے سنا: ﴿اذا قومك منه يَصِدّون﴾ کسرہ کے ساتھ۔''

قراءات

قراء میں سے ابن کثیر، ابوعمرو، عاصم، حمزہ اور یعقوب نے صاد کے کسرہ کے ساتھ ﴿ يَصِدُّونَ﴾ جبکہ نافع، ابن عامر، کسائی، ابوجعفر اور خلف العاشر نے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے۔امام کسائی کہتے ہیں (یشد اور یشد) کی طرح یہ بھی دونوں لغات ہیں۔جن کے معنی ہیں کوئی فرق نہیں۔

دیکھئے: إتحاف الفضلاء[۳۸٦]، الحجة لابن خالويه [۳۲۲]، السبعة لابن مجاہد[۵۸۷]، النشر لابن الجزری[۳٦۹/۲]

سورة الطور

۴۴ عن محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ، فَلَمَّا بَلَغَ هٰذِهِ الآيَةَ: ﴿ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ۝ أَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ۝ أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ﴾ (الطور:۳۵۔۳۷]

تخریج الحدیث: صحیح بخاری [۵۸۳/۹]، کتاب التفسیر [۴۸۵۴]، صحیح مسلم [۳۳۸/۱]، کتاب الصلاة باب، القراء ة فی الصبح [۴٦۳/۱۷۳]

''محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے نبی کریمﷺ کو مغرب میں سورہ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے۔ ﴿ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ۝ أَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ۝ أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ﴾ جبیرؓ نے فرمایا: قریب تھا کہ میرا دل اُڑ جاتا۔''

قراءات

یہ متواتر قراءت ہے۔ابن کثیر اور حفص نے سین کے ساتھ (أم هم المسيطرون) امام حمزہ نے اشمام کے ساتھ اور باقی قراء نے صاد کے ساتھ پڑھا ہے۔

دیکھئے: اتحاف الفضلاء [۴۰۱]، الغيث للصفاقسی [۳۵۹] النشر لابن الجزری[۳۷۸/۲]، الحجة لابن خالويہ[۳۳۵]

سورة الواقعة

۴۵ وعن ابن عمر أَنَّ النَّبِيَّ قَرَأَ: ﴿ فَشَارِبُوْنَ شَرْبَ الْهِيْمِ﴾ [الواقعة:۵۵]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث: مستدرک حاکم [۲/۲۵۰]، الطبرانی فی الاوسط [۱/۹۳۷]، الفوائد [۱/۲۱۶]، حاکم نے صحیح اور ذہبی نے اسے ضعیف کہا ہے۔

''عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے (تلاوت کرتے ہوئے) ﴿فشاربون شَرْبَ الهيم﴾ پڑھا۔''

قراءات

یہ متواتر قراءت ہے۔ نافع، عاصم اور حمزہ نے شین کے ضمہ کے ساتھ ﴿فَشَارِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيمِ﴾ اور باقی قراء نے شین کے فتحہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ یہ دونوں لغات ہیں۔ عرب کہتے ہیں: أريد شَرْبَ الماء و شُرْبَ الماء.

دیکھئے: اتحاف الفضلاء [۴۰۸]، البحر المحیط [۸/۲۱۰]، السبعة لابن مجاہد [۶۲۳]، الحجہ لابی زرعہ [۶۹۶]

(۴۶) عن عبد الله بن شقيق عن عائشة اَنَّ النَبِیَّ كَانَ يَقْرَأُ: ﴿فَرُوحٌ و ريحان﴾ [الواقعة:۸۹]

تخریج الحدیث: ترمذی [۲۹۳۸] سنن ابوداؤد [۳۹۹۱] التاریخ الکبیر [۸/۲۲۳]، مسند احمد [۶/۲۱۳،۶۴]، تفسیر نسائی [۵۸۶]، ابویعلیٰ فی المسند [۴۵۱۵،۴۶۴۴]، الطبرانی فی الصغیر [۶۱۷]، مستدرک حاکم [۲/۲۵۰،۲۳۶]، ابونعیم فی الحلیہ [۸/۳۰۲][۳/۶۳] حاکم اور ذہبی نے اسے صحیح کہا ہے۔

''عبداللہ بن شقیق حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تلاوت کرتے ہوئے یوں پڑھا کرتے تھے: ﴿فرُوح و ريحان﴾''

اسی آیت اور کلمہ کے بارے میں بعض دیگر روایات میں یوں آتا ہے:

عن ابن عمر اَنَّ النَبِیَّ قَرَأَ ﴿فرُوح وريحان﴾ [الواقعة:۸۹]

تخریج الحدیث: معجم الصغیر [۱/۲۱۹]، ہیثمی نے المجمع [۷/۱۵۹] میں بیان کیا ہے اور اس کی نسبت طبرانی فی الصغیر والاوسط کی طرف کی ہے اور کہا: اس کے راوی ثقہ ہیں۔ المعصراوی کہتے ہیں۔ اس کی سند میں داؤد بن سلیمان مجہول ہے۔

''عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ﴿فرُوح وريحان﴾ پڑھا ہے۔''

قراءت

﴿فرُوح﴾ راء کے ضمہ کے ساتھ، یعقوب عن رویس کی قراءت ہے۔ اس کا معنی رحمت اور حیاۃ کیا گیا ہے۔ عبداللہ بن عباس، عائشہ، حسن، قتادہ، نصر بن عاصم اور جحدری کی بھی یہی قراءت ہے۔ باقی قراء نے راء کے فتحہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ اس کا معنی ہوگا اسی کے لیے روح ہے اور وہ راحت ہے۔ یہ مجاہد کا قول ہے۔

دیکھیے: المحرر الوجيز [۵/۲۵۴]، البحر المحيط [۸/۲۱۵]، الدرالمصون [۶/۲۷۰]، إتحاف الفضلاء [۲/۸۱۷]

سورة التكوير

(۴۷) عن عائشة عن النبى أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ ﴿وماهو على الغيب بظنين﴾ [التكوير:۲۴] بالظاء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث: مستدرک حاکم [۲۵۲/۲]، حاکم نے اسے صحیح اور ذہبی نے ضعیف کہا ہے۔ امام سیوطی نے درالمنثور [۵۳۱/٦] میں دارقطنی کے حوالہ سے بیان کیا ہے۔

''حضرت عائشہؓ نبی کریمﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ تلاوت فرماتے ہوئے پڑھا کرتے تھے۔ ﴿وما هو على الغيب بظنين﴾ ظا کے ساتھ۔''

قراءات

یہ متواتر قراءت ہے۔ ابن کثیر، ابوعمرو، کسائی اور رویس عن یعقوب نے اس طرح پڑھا ہے، معنی ہوگا۔ محمدﷺ نے وحی کے بارے میں تہمت نہیں لگائی۔ باقی قراء نے (بضنين) ضاد کے ساتھ پڑھا ہے۔ اس صورت میں معنی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کچھ قرآن اور علم سکھایا ہے۔ آپ اس میں بخیل نہیں ہیں۔

دیکھئے: إتحاف الفضلاء [۴۳۴]، البحر المحيط [۴۳۵/۸]، السبعة لابن مجاہد[٦٧٣]، معانی القراء [۲۴۲/۳]

سورة الانفطار

۲۸ عن أبي هريرة قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ يَقْرَأُ ﴿فسوّاك فعدّلك﴾ [الانفطار:۷] مثقل

تخریج الحدیث: مستدرک حاکم [۲۵۲/۲]، امام حاکم اور ذہبی نے اسے صحیح کہا ہے۔

''ابوہریرہ روایت کرتے ہیں، فرمایا: رسول اللہﷺ (تلاوت کرتے ہوئے) پڑھا کرتے تھے۔ ﴿فسوّاك فعدّلك﴾ تشدید کے ساتھ۔''

قراءات

یہ متواتر قراءت نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر، ابوجعفر اور یعقوب کی ہے، معنی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اِعتدال کے ساتھ پیدا کیا ہے کوئی بھی ایسی اِضافی چیز نہیں بنائی جس سے فساد لازم آتا۔ انہوں نے اس آیت کو دلیل بنایا ہے ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الإِنْسَانَ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ﴾ ایک قوم نے اس کا معنی کیا ہے۔ اللہ نے تمہیں خوبصورت اور حسین وجمیل بنایا ہے۔

عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر نے (تخفیف کے ساتھ) (فعدلك) پڑھا ہے۔ قراء نے کہا: انسان کا چہرہ مراد ہے۔ جس صورت میں اللہ نے چاہا بنا دیا۔ خوبصورت، بدصورت، بڑا یا چھوٹا۔

دیکھئے: اتحاف الفضلاء [۴۳۴]، الاعراب للنماس [٦۴۴/۳]، البحر المحيط [۴۳۷/۸]، السبعة لابن مجاہد [٦٧۴]

سورة الفجر

۲۹ عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أبيه، أن النبي كان يقرأ: ﴿كَلَّا بَل لا يكرمون الْيَتِيْمَ، وَلَا يَحُضُّوْنَ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ، وَيَأْكُلُوْنَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا، وَيُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[الفجر:۱۷-۲۰] کلها بالیاء

تخریج الحدیث: مستدرک حاکم[۲/۲۵۵]،امام حاکم اور ذہبی نے اسے صحیح کہا ہے۔

''ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تلاوت کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے۔﴿کلا بل لا یکرمون الیتیم، ولا یَحُضُّون علی طعام المسکین، ویأکلون التراث اکلا لمّا، ویحبون المال حبا جما﴾ تمام مقامات پر یاء کے ساتھ''

قراءت

یہ تمام متواتر قراءات ہیں۔ ابوعمرو، یعقوب اور خلف عن روح نے یاء کے ساتھ (کلا بل لا یکرمون...... ولا یحاضون .... و یأکلون .... ویحبون) پڑھا ہے۔ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ آیات لوگوں کے بارے میں خبر دینے کے بعد آئیں ہیں۔ کلام کی ترتیب کو مسلسل رکھنے کے لیے ان کے بارے میں خبر دی ہے۔ باقی قراء نے تائے مخاطبہ کے ساتھ پڑھا ہے اور دلیل دی ہے کہ ڈانٹنے کے لیے خطاب کا صیغہ غائب کے صیغے سے زیادہ بلیغ ہے۔

عاصم،حمزہ اور کسائی نے (الف کے ساتھ)(ولا تحاضون) پڑھا ہے،یعنی وہ ایک دوسرے کو اس کی ترغیب نہیں دیتے تھے۔انہوں نے اس آیت کو دلیل بنایا ہے۔﴿وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ﴾اس کی اصل (تتحاضون) تھی۔ایک تاء کو حذف کردیا گیا۔باقی قراء نے (تحضون) پڑھا ہے یعنی تم مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم نہیں دیتے تھے۔

دیکھئے: السبعة لابن مجاہد [۶۸۵]،اتحاف الفضلاء[۴۳۸]، البحر المحیط[۸/۴۷۱]،النشر لابن الجزری[۲/۴۰۰]

سورة الهمزة

(۳۰) عن جابر قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ : ﴿ أيحسَب ان ماله أخلده﴾ وفی روایة: أن النبی ﷺ قرأ: ﴿یحسِب ان ماله أخلده﴾ بکسر السین

تخریج الحدیث: سنن ابوداؤد[۳۹۹۵]،مستدرک حاکم[۲/۲۵۶]،اس کی سند ضعیف ہے۔امام سیوطی نے درالمنثور[۶/۶۷۰] میں ابن حبان اور ابن مردویہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

''حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو تلاوت کرتے ہوئے دیکھا:﴿یحسَب أن ماله أخلده﴾(بفتح السین) ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تلاوت فرمائی:﴿یحسِب أن ماله أخلده﴾ (سین کے کسرہ کے ساتھ)''

قراءت

یہ قراءت شاذہ ہے۔البتہ سین کے فتحہ والی قراءۃ متواترہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ